REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ — ۳۰ تبوک ۱۳۳۹ ہش — ۳۰ ستمبر ۱۹۶۰ء — نمبر ۲۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۹ ستمبر بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر طبیعت اچھی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

پاکستان کی سرحد پر افغان فوجوں کا اجتماع سرحد عبور کرنیوالے حملہ آور پسپا کر دیئے گئے

"پاکستان ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہے" وزیر خارجہ منظور قادر کا بیان

پشاور ۲۹ ستمبر۔ مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ پاکستان کے اعلان کے مطابق افغانوں کے معاند گروہ باجوڑ کے مغرب میں پاکستانی سرحد پر جمع ہو رہے ہیں۔ افغان حکومت نے ریزرو فوج سے ستر ہزار جوان فوجی خدمت کے لئے طلب کر لئے ہیں۔ معاند لشکر کا ایک حصہ ڈیورنڈ لائن عبور کر کے پاکستان کی سرحد میں داخل ہو گیا تھا۔ لیکن مہمند قبائل نے اسے بھاری جانی نقصان پہنچایا۔ جس کی وجہ سے وہ اب پسپا ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ حکومت پاکستان ہر طرح کی صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے۔

وزیر خارجہ نے کہا گزشتہ بارہ دن سے اس مفہوم کی اطلاعات مل رہی تھیں کہ افغانوں کے معاند گروہ باجوڑ کے مغرب میں پاکستان کی سرحد پر جمع ہو رہے ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلا ہے۔ کہ حکومت افغانستان نے اپنی ریزرو فوج سے ستر ہزار جوانوں کو فوجی خدمت کے لئے بلا لیا ہے۔ اور ان کے لئے نقل و حمل کا انتظام بھی کر دیا ہے۔ مسٹر منظور قادر نے موصولہ اطلاعات کے حوالے سے بتایا کہ حکومت افغانستان وسیع پیمانے پر ایسے کپڑوں کی فراہمی کا انتظام کر رہی ہے۔ جیسے کپڑے قبائلی علاقوں میں پہنے جاتے ہیں۔ اس اثناء میں افغانستان کی باقاعدہ فوج اسمار میں جمع ہو رہی ہے جس کے پاس چند ایک ٹینک بھی ہیں۔ اسمار افغانستان کے مشرقی صوبے کا وہ علاقہ ہے۔ جو باجوڑ سوات اور چترال کی سرحد پر واقع ہے۔ دریائے کنڑ اسی علاقے سے ہو کر دریائے کابل میں جا گرتا ہے۔ اسی طرح یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ چار ہزار جوانوں پر مشتمل

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

— کینبرا ۲۹ ستمبر۔ وزیر اعظم آسٹریلیا آج عازم نیویارک ہو گئے۔ تاکہ جنرل اسمبلی میں اپنے ملک کے وفد کی قیادت کے فرائض سرانجام دے سکیں ؛

"امریکہ بھارت پر زور دے رہا ہے کہ وہ کشمیر کا مسئلہ حل کرے"

"امریکہ کا طرزِ عمل کچھ پاکستان کے حق میں ہے" ڈیلی ٹیلیگراف

لندن ۲۹ ستمبر۔ ڈیلی ٹیلی گراف کے نامہ نگار خصوصی جان ریڈے نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے کہ امریکہ تہ دل سے چاہتا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل ہو جائے۔ نامہ نگار نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ امریکہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بھارت پر اصرار کر رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں اس کا طرزِ عمل پاکستان کے حق میں ہے۔

ایوب نہرو بات چیت کے بعد کشمیر کے سلسلہ میں بھارت والوں کی مایوسی کی وضاحت کرتے ہوئے ریڈے نے لکھا ہے۔ امریکہ کی پوزیشن اب اتنی مضبوط ہے کہ بھارت سے اپنی بات منوا سکتا ہے۔ کیونکہ اپنے بہت بڑے تیسرے پنج سالہ منصوبے کے لئے جس پر آئندہ سال سے عملدرآمد شروع ہو گا۔ بھارت کو زرمبادلہ کی شدید ضرورت ہے۔

ریڈے نے آگے چل کر لکھا ہے "میری نظر میں صدر ایوب اور پنڈت نہرو کی بات چیت کے تمام اثرات کا پوری طرح اندازہ لگانا ابھی شاید قبل از وقت ہے۔ اور اگرچہ دونوں راہنماؤں نے جنگ نہ کرنے کے کسی معاہدے پر دستخط نہیں کئے ہیں۔ مگر مجھے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے طے کیا ہے کہ فی الحال پاکستان اور بھارت کی سرحدوں پر کوئی چھیڑ چھاڑ نہ ہو۔ تاکہ ان سرحدوں پر جو فوجیں پھیلی ہوئی ہیں۔ انہیں ایسے مقامات پر بھیجا جا سکے۔ جہاں ان کی زیادہ ضرورت ہے۔ جہاں تک بھارت کا تعلق ہے۔ وہ اپنی فوجیں لداخ اور شمال مشرقی ایجنسی کے علاقوں میں بھیجے گا جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہاں چین نے اپنی بہت سی فوجیں جمع کر دی ہیں۔ ڈیلی ٹیلیگراف کی اطلاع کے مطابق بھارت کے فوجی لیڈر پاکستان سے یہ "خفیہ معاہدہ" کرنے پر پچھلے ایک سال سے بڑا اصرار کر رہے تھے ؛

صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی صحت

ربوہ ۲۹ ستمبر۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کو بخار کی شکایت بدستور ہے۔ کھانسی اور سینہ کے درد میں بھی کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ رات پھر بے چینی رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

آئزن ہاور خروشچیف ملاقات کی تجویز

نیویارک ۲۹ ستمبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے کل جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ صدر آئزن ہاور اور مسٹر خروشچیف کو اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ملاقات کر کے تخفیف اسلحہ کے سوال پر بات چیت کرنی چاہیئے۔ اس تجویز پر مسٹر خروشچیف نے زور سے تالیاں بجائیں۔ عرب ممالک روس اور بعض افریقی نمائندے کھڑے ہو کر دیر تک تالیاں بجاتے رہے اور کیوبا کے وزیر اعظم کاسترو ان سے مصافحہ کرنے گئے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۰ء

توحید باری تعالیٰ

ہم نے پچھلے دنوں لکھا تھا کہ اسلام کا دنیا پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہر قسم کے توہمات کا پردہ چاک کر دیا ہے اور اس طرح دنیا کو ایک بڑی زحمت سے بچا لیا ہے جو اس پر منڈلاتی رہی ہے۔ اسلام نے خالص توحید کا نظریہ جس صفائی اور جس شان سے پیش کیا ہے۔ اس کو اختیار کر لینے سے انسان ہر قسم کے شرک سے نجات پا لیتا ہے اور اس طرح ماسوا اللہ کے سامنے سر نیاز خم کرنے کی مصیبتوں سے رہائی پا کر تعلق باللہ کے ارتقائی مدارج پر چڑھتا ہوا آخر اس فلاح کو دوسرے لفظوں میں اس بہشت کو حاصل کر لیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے تیار کر رکھی ہے توحید الٰہیہ کے بارے میں اسلام نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو اپنانے سے ہر قسم کی مشرکانہ اور بت پرستانہ ذہنیت ختم ہو جاتی ہے اور انسان ان جنجالوں سے چھٹکارا پا کر دینی اور دنیوی ترقی کی منازل طے کرتا ہے۔ اسلام سے پہلے جو بندگان حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ وہ توحید خالص ہی کو پیش کرتے رہے ہیں۔ لیکن انسانوں کی ذہنیت میں چونکہ شرک اور بت پرستی رچی ہوئی ہوتی ہے۔ اسلئے اکثر ہی نہیں بلکہ ہمیشہ ان کے پیرو بعد میں کچھ مشرکانہ نظریات گھڑ لیتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود اس بندۂ حق کو بھی انہوں نے نہ صرف خدا تعالیٰ کا حقیقی بیٹا ہی نہیں بنایا۔ بلکہ اس کو خود خدا بنا لیا جو تجسم اختیار کر کے دنیا میں آیا۔

آپ مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو اس حقیقت سے دوچار ہونا پڑیگا کہ جب کبھی قوم میں ایک بندہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر اللہ تعالیٰ کے نام پر بلاتا رہا ہے۔ اس کی وفات کے بعد اس کے پیروؤں نے اس کے ہی اقوال کی ایسی ایسی تشریحیں کر ڈالی ہیں کہ جس سے اس کی تعلیمات کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔

چنانچہ یہودیوں ہندوؤں اور آجکل عیسائیوں نے بھی یہی کام کیا ہے۔ یہودیوں نے بھی اپنے بعض نبیوں کو خدا تعالیٰ یا خدا کا بیٹا بنایا اسی طرح ہندوؤں نے بھی حضرت رام۔ کرشن اور بودھ علیہم السلام کو جو اللہ تعالیٰ کی وحدت قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے خدا کا مجسمہ بنا لیا۔ اور خدا تعالیٰ کی عبادت کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرنے لگے۔ اسی طرح عیسائیوں نے کیا اور بجائے خدا تعالیٰ کے ربنا المسیح وغیرہ کے الفاظ ایجاد کرلئے اور صلیب اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی صلیب پر مفروضہ وفات کو بنیاد بنا کر ایک مسلسل دیوار تیار کر لی۔ اور تورات وغیرہ کی پیشگوئیوں کو عجیب و غریب معنی پہنا کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی الوہیت کا نظریہ بنا لیا۔ اور تثلیث کے نظریہ سے انسان کی فلاح اور نجات کے راستہ کو صراط مستقیم سے ہٹا کر ایک بھول بھلیوں کا لامتناہی سلسلہ بنا ڈالا۔

اصل بات یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے کلام میں بعض مروجہ استعارے ہوتے ہیں۔ بعد میں لوگ ان استعاروں کو حقیقت پر مبنی خیال کر لیتے ہیں اور پھر ان سے ایک دیومالا تیار کر لیتے ہیں۔ ہر خدا کا فرستادہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیمات ہی پیش کرتا ہے۔ بعض اوقات جب وہ کلام کرتا ہوتا ہے تو گو وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنا رہا ہوتا ہے۔ مگر سننے والوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ گویا وہ خود خدا تعالیٰ ہے جو اس نبی کے اندر حلول کرکے آ گیا ہے اور وہ بول رہا ہے۔ خود نبی نہیں بول رہا۔ یہ درست ہے کہ ایسے مواقع پر بھی نبی جو کلام سناتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ہی ہوتا ہے مگر اس وقت بھی اللہ تعالیٰ اس کے اندر حلول نہیں کئے ہوتا۔ بلکہ وہ اپنے فرشتوں کے ذریعہ کلام کو اپنے نبی کی زبان پر جاری کرتا ہے۔

اسی طرح کا کلام وہ ہے۔ جو مثلاً حضرت کرشن علیہ السلام نے میدان جنگ میں ارجن کو اپدیش کی صورت میں سنایا تھا۔ چنانچہ جب جنگ ختم ہو گئی تو ایک دن ارجن نے حضرت کرشن علیہ السلام سے استدعا کی کہ وہ پھر ایک دفعہ وہی اپدیش سنائیں جو انہوں نے میدان جنگ میں دیا تھا۔ حضرت کرشن علیہ السلام نے اس کا جواب دیا کہ وہ اپدیش تو اب میرے ذہن میں بھی نہیں۔ وہ وہی وقت تھا۔ اب دوبارہ میں وہ اپدیش تم کو نہیں سنا سکتا۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ کرشن علیہ السلام ایک بشر ہی تھے وہ ہرگز خدا نہیں تھے۔ اگر وہ خدا ہوتے تو اپنا اپدیش اسی طرح پھر سنا سکتے تھے۔ البتہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس خاص وقت میں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعہ آپ کی زبان پر وہ الفاظ نازل کر رہا تھا۔ آپ اس وقت بھی بشر ہی تھے۔ صرف آپ پر اللہ تعالیٰ کی وحی ہو رہی تھی جو ہر نبی کو ہوتی ہے۔

اسی طرح انجیل مقدس میں کئی مقامات سے ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صرف ایک بشر تھے۔ البتہ ان پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا تھا اور جب وہ اس حالت میں کلام فرماتے تھے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا کلام لاتے تھے۔ اور ایسے وقت میں آپ کی زبان سے ایسے کلمات جاری ہو جاتے تھے جن سے عوام غلطی سے یہ سمجھتے تھے کہ وہ نعوذ باللہ خود خدا تعالیٰ ہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے شاگرد اس حقیقت کو جانتے تھے اور انہیں کبھی یہ غلطی نہیں لگی کہ آپ بشر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہیں لیکن انہوں نے آپ کا کلام پیش کرنے میں بعض غلطیاں کیں جن سے بعد میں رومی دیومالا کے زیر اثر وہ طویل افسانہ بنا لیا گیا۔ جو آپ کو اپنی بشری زندگی سے فرضی الوہیت کے مقام پر لے گیا۔

اصل بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی سیدھی سادھی اسلامی تعلیمات کو رومی دیومالا اور فلسفہ کے سمندر میں غرق کر دیا گیا ہے۔ تاہم اگرچہ آپ کی تعلیمات کو اس طرح شرک سے لت پت کر دیا گیا ہے۔ پھر بھی حقیقت کبھی جھلک جاتی ہے۔ اور عجوبہ پسند ذہنیت اسکو پھر اپنی بت پرستانہ اور مشرکانہ رنگ میں رنگ دیتی ہے۔ اور عجیب عجیب داستانیں گھڑ لیتی ہے۔

مثال کے طور پر انجیل میں مسیح علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اقوال ملاحظہ ہوں۔

(۱) میں باپ سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں پھر دنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہوں (یوحنا ۱۶ : ۲۸)

(۲) یسوع نے یہ باتیں کہیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہا کہ اے باپ وہ گھڑی آ پہنچی اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر تا کہ بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے

یہ دونوں حوالے ہم نے اخبار اخوت لاہور سے جو عیسائیوں کا رسالہ ہے لئے ہیں ان دونوں حوالوں میں باپ اور بیٹے کے الفاظ استعارہ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ مگر موجودہ مسیحیوں نے اس کو حقیقت پر مبنی خیال کر لیا ہے اور پھر اس پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی الوہیت کی عمارت تیار کر لی ہے۔ جس کے بنانے میں کچھ اور اسی قسم کے استعارے جو انجیل شریف میں ملتے ہیں صرف کئے گئے ہیں۔

اسلام نے اس قسم کے تمام فلسفوں اور مفروضوں کا قلع قمع کر دیا ہے۔ اور صاف صاف لفظوں میں خدائے واحد کی توحید کو واضح کیا ہے اور اس کو قادر مطلق واحد خالق اور باقی ہر چیز کو اس کی مخلوق بیان فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ بنا لینا شرک ہے اور شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ جو انسان اپنی جہالت کی وجہ سے کرتا ہے۔

آجکل عیسائیوں نے پاکستان میں یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ وہ بعض ٹریکٹوں پر قرآن کریم کی آیات جو توحید الٰہی کے بارے میں ہیں انہیں درج کرتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بھی ایک ہی خدا کو مانتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ وہ تثلیث کی طرف آتے ہیں۔ بعض مضمون اور ٹریکٹوں میں لا الٰہ الا اللہ احد بعض میں "قل ھو اللہ احد" کے ٹکڑے لے کر ان پر حاشیہ آرائی کی جاتی ہے۔ یہ عیسائیوں کا پرانا ٹرک (Trick) ہے کہ جن لوگوں میں ان کے مبلغین جاتے ہیں ان کے مسلمات کو لے کر اور الٹ پلٹ کر کے حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی اسی طرح پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ جب رومیوں کے پاس گئے تو انہوں نے یہی کیا اور رومیوں کی دیومالا کی خصوصیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پر لپیٹ دیں۔

اب یہ ٹرک نہیں چل سکتا دنیا عقل و ہوش میں اتنی ترقی کر چکی ہے کہ وہ ان گورکھ دھندوں کو اب طفلانہ سمجھتی ہے جو گزرے زمانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کے گرد بُن دئے گئے ہیں۔ خود یورپ اب اس جال سے نکلتا جا رہا ہے اور وہ خدائے واحد کے وجود کو تمام ایسی باتوں سے بری سمجھنے لگا ہے اور اسلام کے سیدھے سادھے اصول کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہے۔ اور اب وہ شاعری جو فلسفہ اور تصوف کے رنگ میں اسکی واحد ذات کے متعلق کی جاتی رہی ہے۔ انسان کی موجودہ سائنسی مشاہداتی اور تجرباتی ذہنیت کو اپیل نہیں کر سکتی۔ اور صحف ربانی میں جو استعارے استعمال کئے گئے ہیں ان کے حقل اسلامی کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ کھلتے جاتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خدا وند نہیں محمد صلعم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ یعنی میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں مجھ پر اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ اور باقی انبیاء علیہم السلام بھی بشر اور مخلوق ہیں

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ جون ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

فرانس میں مبلغ اسلام کو پیش آنیوالی مشکلات

فرمایا۔ ہمارے جو مبلغ فرانس گئے ہیں۔ ان کے وہاں پہنچنے کی اطلاع تو پہلے آ گئی تھی۔ آج ان کی پہلی رپورٹ آئی ہے۔ جس میں انہوں نے وہاں کی مشکلات کا ذکر کیا ہے پہلی بات جو انہوں نے لکھی ہے۔ اور جس کے متعلق مجھے بھی تجربہ ہے وہ یہ ہے کہ فرانس والوں میں بہت زیادہ تعصب پایا جاتا ہے۔ انگریزوں کی چونکہ بہت بڑی ایمپائر ہے اور وہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کا رویہ دوسروں کے متعلق روادارانہ ہوتا ہے۔ مگر فرانسیسیوں کا رویہ ایسا نہیں اور گو ان کی بھی ایمپائر ہے۔ مگر ان کے مقبوضات اتنے پھیلے ہوئے نہیں ہیں۔ جتنے انگریزوں کے پھیلے ہوئے ہیں اور پھر

ان کا رویہ ایسا ہے

کہ ان کے ماتحت جتنی اقوام ہیں وہ پنپ نہیں سکتیں۔ انگریز بدنام تو بہت ہیں لیکن تمام یورپین اقوام کے مقابلہ میں ان کا رویہ ماتحت اقوام سے نسبتاً اچھا ہے۔ ہمارے مبلغین کو بھی فرانس میں یہی دقت پیش آئی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ فرانسیسی قوم بہت ہی متعصب ہے۔

مجھے خود بھی اس کا تجربہ ہے

پیرس میں فرانسیسیوں نے چندہ کر کے ایک بہت بڑی مسجد بنوائی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ دکانیں۔ قہوہ خانہ اور ہوٹل وغیرہ بھی ہے تاکہ مراکش وغیرہ سے آنے والے مسلمان وہاں ٹھہر سکیں۔ ہم پیرس گئے تو حکام نے دعوت دی۔ کہ ہم مسجد دیکھنے آئیں۔ جب ہم مسجد دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے تو معلوم ہوا کہ موٹر ڈرائیور کو پتہ نہیں کہ مسجد کہاں واقعہ ہے۔ ایک جگہ دو آدمی کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ہم میں سے کسی نے جا کر ایک سے پوچھا

مسجد کہاں ہے؟

تو اس نے کندھے ہلا کر کہہ دیا کہ میں نہیں جانتا۔ اور وہاں سے چل دیا۔ دوسرے شخص نے بتایا کہ میں اٹیلین ہوں۔ اور یہ فرانسیسی ہے۔ آپ لوگوں نے چونکہ انگریزی میں اس سے پوچھا ہے۔ اس لئے اس نے کہہ دیا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ کیونکہ فرانسیسی اپنی زبان کے سوا کسی دوسری زبان میں بات کرنا

سخت ناپسند

کرتے ہیں اور ایسے شخص کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جو فرانسیسی نہ جانتا ہو۔ اٹیلین نے کہا وہ انگریزی جانتا ہے اور مجھ سے بھی انگریزی میں ہی باتیں کر رہا تھا۔ اور اسے مسجد کا بھی پتہ تھا۔ مگر آپ لوگوں کے انگریزی میں بات کرنے پر ناراض ہو کر چلا گیا ہے۔ تو فرانسیسیوں میں اس قسم کا تعصب پایا جاتا ہے۔

پھر ان کا یہ بھی طریق ہے

کہ اپنی بات بہت سختی سے منواتے ہیں۔ جب ہم شام میں گئے۔ تو فرانسیسیوں کے خلاف اس قدر شکایات سننے میں آئیں۔ کہ ایک موقعہ پر میں نے مذاق سے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو کیا آپ یہاں فرانسیسیوں کی جگہ انگریزوں کا آنا پسند کریں گے۔ اس پر وہ کہنے لگے بالکل نہیں بے شک انگریز نرمی کرتا ہے۔ مگر وہ نرمی ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسی وہ اپنے کتے سے کرتا ہے۔ اس کے طریق عمل سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ دوسرے کو آدمی نہیں سمجھتا بلکہ کتا خیال کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں فرانسیسی بے شک سختی کرتا ہے۔ مگر وہ ایسی ہی سختی کرتا ہے۔ جیسی غلام سے کی جاتی ہے۔ اس کے طریق سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کو انسان تو سمجھتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اسے اپنا غلام تصور کرتا ہے اس کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا اگر ہم کسی

انگریز کی دعوت

کریں۔ تو ہمیں میز کرسی اور کانٹے چھری کا انتظام کرنے کی فکر پڑ جاتی ہے۔ اس طرح گویا ہم انگریز کو اپنے گھر نہیں لاتے بلکہ اس کے گھر کو اور اس کے تمدن کو بھی ساتھ لانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا انتظام نہ کریں۔ تو انگریز ناک بھوں چڑھاتا ہے۔ اور طبیعت خراب ہونے کا بہانہ بنا کر کھانے کی طرف متوجہ نہیں ہوتا مگر فرانسیسی کے لئے ایسا انتظام کیا جائے تو وہ ناپسند کرتا ہے۔ اس لئے اسے بلانے پر کوئی فکر دامنگیر نہیں ہوتا۔ اور جب اسے بلایا جائے۔ تو ہمارے ساتھ فرش پر بیٹھ کر خوشی سے کھا لیتا ہے۔ اور خوب بے تکلف ہو کر باتیں کرتا ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جاتے ہوئے میزبان کو بھی ساتھ ہی ہتھکڑی لگا کر لے جائے۔ غرض انگریز اور فرانسیسی کے

کیریکٹر میں ایک نمایاں فرق

ہے۔ جو ہمارے مبلغین نے وہاں جا کر محسوس کیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ فرانسیسی لوگوں میں سختی پائی جاتی ہے۔ اس ماحول میں تبلیغ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ جو شخص دوسرے کو ادنیٰ اور حقیر سمجھتا ہو۔ اس سے بات کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی بات کی بھی جائے۔ تو اسے وقعت نہیں دیتا۔ اور اس کا اثر قبول نہیں کرتا۔

دوسری بات یہ لکھی ہے۔

کہ یہاں چیزیں بہت گراں ہیں۔ مثلاً انڈا انگلستان میں تین آنے کو ملتا ہے۔ اور فرانس میں ایک روپے کو ملتا ہے۔ گویا فرانس میں ہمارے مبلغین کو خوراک کے لحاظ سے بھی تکلیف کا سامنا ہے اور کھانے پینے کی چیزیں حاصل کرنے میں بہت دقت پیش آ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جرمنی نے جب فرانس پر قبضہ کیا تو سب کچھ لوٹ کر لے گیا۔ اس لئے کئی سال کے لئے وہاں قحط پڑ گیا۔ اب جب تک

ملک کے عام حالات

اعتدال پر نہ آئیں۔ اس وقت تک یہ تکلیف دور نہیں ہو سکتی۔ دراصل جنگ کی وجہ سے ان ملکوں میں جو مشکلات درپیش ہیں۔ ان کا ہم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ فرانس جرمنی اور اٹلی میں آٹے تک کی سخت قلت ہے۔ یہ باتیں مبلغین نے لکھی ہیں۔ اور ہمیں پہلے سے معلوم تھیں۔ ہم نے ناواقفیت میں مبلغین کو نہیں بھیجا تھا۔ اور نہ مبلغین ان باتوں سے ناواقف تھے۔ دراصل

جو قوم کامیاب ہونا چاہتی ہے

اسے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہیں اور ہمارے مبلغ بھی یہ سمجھ کر گئے ہیں کہ انہوں نے کانٹوں پر چلنا ہے۔ اور کانٹے انہیں پیش بھی آتے ہیں۔ لیکن وہ خدا تعالیٰ کے لئے خوشی سے برداشت کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ بقیہ مبلغین جو کہ جانے والے ہیں۔ وہ بھی یہ سمجھ کر جائیں گے۔ اور یہی سمجھ کر جانا چاہئیے۔ حقیقی لیڈر کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ صاف صاف بتا دیتا ہے کہ فلاں کام کرنے میں تکالیف پیش آئیں گی۔ مشکلات پیش آئیں گی۔ تلواروں کے سائے میں چلنا ہو گا۔ ہر قسم کی تکالیف اور مصیبتیں برداشت کرنی ہوں گی۔ جس نے چلنا ہے وہ چلے اور جس کے پاؤں نازک ہیں وہ یہیں بیٹھ جائے اس کے بعد جو چلتے ہیں۔ وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ ہماری مشکلات اور تکالیف کی تو ابھی ابتدا ہو رہی ہے۔ جب کوئی قوم ترقی کرنے لگتی ہے۔ اور جلد جلد قدم آگے بڑھاتی ہے۔ تو اس کی مخالفت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اور اسے زیادہ تکلیف اور دکھ دئیے جاتے ہیں۔ کفار نے جتنا بغض رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ کی زندگی میں ظاہر کیا۔ مکہ کی زندگی میں ظاہر نہیں کیا۔ اسی طرح ہماری جماعت بھی جوں جوں ترقی کرتی جائیگی اس کی مخالفت بڑھتی چلی جائے گی۔

اس کے بعد میں آج

خدام الاحمدیہ کو ایک اور ہدایت

دینا چاہتا ہوں۔ یہ ہدایت پہلے بھی میں بارہا دے چکا ہوں کہ نوجوانوں میں ایسی کھیلیں رائج کی جائیں۔ جو ان کی آئندہ زندگی میں کام آئیں۔ میں ۱۹۲۱ء سے یہ بتاتا چلا آیا ہوں۔ لیکن ابھی تک خدام نے اس طرف توجہ نہیں کی۔

آخری سہ ماہی

چند دن میں وقف جدید سال سوم کی آخری سہ ماہی شروع ہونے والی ہے گو وعدہ کا آخری وقت میں ایفا بھی موجب ثواب ہے مگر سبقت و ایثار کا اجر یقیناً اس سے بہت زیادہ ہے لہذا احباب کرام اور عہدہ داران جماعت سے گذارش ہے کہ اپنے انفرادی اور جماعتی وعدہ کو جلد از جلد ادا فرما کر ممنون فرمائیں اور عند اللہ زیادہ اجر حاصل کریں فجزاکم اللہ احسن الجزا

(انچارج وقف جدید)

مثلاً

دوڑنے کی مشقیں ہیں

آگ بجھانے کی مشق ہے۔ آگ میں سے کود کر نکلنے کی مشق ہے۔ اونچی جگہ سے کودنے کی مشق ہے۔ تیرنے کی مشق ہے یہ سب ہنر ایسے ہیں جن سے مردانگی پیدا ہوتی ہے اور یہ باتیں آئندہ زندگی میں کام آتی ہیں۔ اس کے علاوہ کان ناک اور آنکھ کی قوتیں بڑھانے کے متعلق میں نے کہا تھا مشق کرنے سے یہ قوتیں زیادہ تیز ہو جاتی ہیں اور ایسا آدمی جس کی یہ قوتیں تیز ہوں بہت سے ایسے کام کر سکتا ہے جسے عام آدمی نہیں کر سکتے۔

اس کے بعد حضور نے باری باری دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین ماہ میں بحیثیت خدام الاحمدیہ تیرنا کان رناک اور آنکھ کی قوت بڑھانے کی مشق یا آگ بجھانے کی مشق کتنے خدام نے کی ہے۔ مگر کسی سوال کے جواب میں کوئی خادم کھڑا نہ ہوا

اس پر حضور نے فرمایا:۔

سارے کاموں میں صفر ہے تو پھر کام کیا ہوا۔ اگر امام کا بتایا ہوا کام نہیں کیا جاتا تو جو کچھ کیا جاتا ہے وہ صفر کے برابر ہے حالانکہ امام کا بتایا ہوا کام کرنے سے ہی اچھے نتائج نکل سکتے ہیں۔

میں دیکھتا ہوں

کہ الفضل میں بھی خدام الاحمدیہ کی طرف سے یہ تو شائع ہوتا رہتا ہے کہ خدام یوں کریں اور یوں کریں۔ مگر عملی طور پر کچھ نہیں کیا جاتا۔ تم ایسے لوگوں کو الگ کرو۔ اور کام کرنے والوں کے سپرد کام کرو۔ یہ کام کرنے کا طریق نہیں کہ باتیں کرتے رہیں مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کریں۔ اعلانات کی بجائے اگر

خدام کچھ کر کے دکھائیں

تو باہر کے خدام بھی سمجھ لیں گے کہ انہیں کیا کرنا چاہئیے لیکن چونکہ یہاں کے خدام زیادہ کام نہیں کرتے اس لئے باہر کے خدام پر بھی ان کا اثر نہیں پڑتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جس قدر کام مرکز میں خدام کر رہے ہیں وہ ہم بھی کر رہے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں الفضل ہے۔ اس لئے وہ اعلانات کر لیتے ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں الفضل ہوتا تو ہم بھی اعلانات کرتے رہتے ۔۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

نقد و نظر

ہفت روزہ "پاک جمہوریت" (انگریزی و اردو)

سائز :۔ $\frac{22 \times 18}{2}$، حجم :۔ ۸ صفحات، قیمت :۔ ایک آنہ فی پرچہ
ڈاک کا پتہ :۔ پاک جمہوریت۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۴۵۔ لاہور
شائع کردہ :۔ ادارۂ تعمیر نو

ادارہ تعمیر نو نے حال ہی میں "پاک جمہوریت" کے نام سے ایک ہفت روزہ پرچہ نکالنا شروع کیا ہے جس کے اب تک انگریزی اور اردو ایڈیشنوں کے دو دو شمارے منظر عام پر آچکے ہیں۔ ہر دو ایڈیشنوں کے چیف ایڈیٹر سید امجد علی ہیں اور اردو ایڈیشن کی ادارت کے فرائض حبیب اللہ اوج ادا کر رہے ہیں۔ ان دو ایڈیشنوں کے علاوہ ڈھاکہ سے اس کا بنگالی ایڈیشن بھی شائع ہوتا ہے۔

آٹھ صفحہ کا یہ باتصویر پرچہ تعمیر و ترقی کے اس نئے دور میں ایک اہم قومی ضرورت کو پورا کرنے کی غرض سے شائع کیا گیا ہے اور وہ ضرورت (جیسا کہ پہلے شمارے کے اداریہ کالموں میں صراحت کی گئی ہے) یہ ہے کہ علاقے علاقے اور ہر جگہ کے عوام کو جو بنیادی جمہوریتوں کے قیام کے بعد اپنی قسمتوں کے آپ ذمہ دار بن چکے ہیں یہ باور کرایا جائے کہ پاکستان کی آئندہ ترقی ان کی اپنی سوجھ بوجھ نیک ارادوں اور محنت پر منحصر ہے۔ بلاشبہ یہ بہت عظیم مقصد ہے اور اس کے حصول میں کامیابی عملاً نہایت شاندار نتائج پر منتج ہو سکتی ہے۔

پھر یہی نہیں کہ یہ مقصد قابل داد ہے بلکہ جس محنت اور سلیقے سے پرچہ مرتب کیا جا رہا ہے وہ کچھ کم داد و تحسین کا مستحق نہیں ہے انگریزی اور اردو ایڈیشنوں کے جو دو دو شمارے اب تک منظر عام پر آئے ہیں وہ اس پرچے کے اعلےٰ صحافتی معیار وسیع دلچسپی اور ہمہ گیر افادیت کے آئینہ دار ہیں۔ ان میں نہ صرف علاقے علاقے اور گوشے گوشے کے مقامی حالات سے تعلق رکھنے والی خبروں کو جگہ دی گئی ہے بلکہ عوام سے براہ راست تعلق رکھنے والے مسائل کے بارے میں قیمتی مشوروں پر مشتمل عام فہم اور دلچسپ مضامین بھی ہدیہ ناظرین کرنے کا خاص اہتمام کیا گیا ہے ان دو شماروں میں مختلف علاقوں کی یونین کونسلوں کی رفاہ عامہ پر مبنی کارگذاریوں کا اب تک جو اجمالی نقشہ پیش کیا گیا ہے اسے پڑھ کر یہ احساس ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ بنیادی جمہوریتوں کے نظام نے اپنے ابتدائی مرحلہ میں ہی ملک کے کونے کونے میں اپنی مدد آپ کے اصول پر تعمیر و ترقی کی ایک ٹھوس بنیاد قائم کر دی ہے۔ بجا طور پر امید کی جا سکتی ہے کہ ایک ایسا پرچہ جس نے بنیادی جمہوریتوں کے ملک گیر اور انتہائی وسیع حلقے کی تعلیمی و تربیتی ضرورتوں کو پورا کرنے اور خاص اس جہت میں صحیح خطوط پر عوام کی رہنمائی کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اپنے قابل عملہ ادارت اور اس کے حسن کارکردگی کی بدولت بہت جلد پاکستان کے لاکھوں باشندوں کی آواز کہلانے کا مستحق بن جائے گا۔ بہر حال حسن صورت اور حسن سیرت کے لحاظ سے پرچے کا آغاز شاندار ہے اور اس کے روشن مستقبل پر دلالت کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ گکی نو کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۲ و ۲۳ ستمبر ۱۹۶۰ء کو بصدارت جناب ایم بی احمد صاحب امیر ضلع جھنگ گکی نو میں جماعت احمدیہ کا تربیتی جلسہ ہوا جس میں مولوی ..... صاحب نسیم و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی و مولوی محمد حسین صاحب و مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی ضلع جھنگ، و مرزا حسام الدین صاحب و ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم شامل ہوئے اور مؤثر تقاریر فرمائیں۔ جن کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ رات کے اجلاس میں سامعین کی تعداد قریباً آٹھ نو سو کے قریب ہوگی۔ باہر کی جماعتوں کے احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے میجک لنٹرن کے ذریعہ رات کو ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے بہت دلچسپ تقریر فرمائی۔

(عبدالعزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گکی نو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کا ضروری اجلاس

مورخہ ۹؍۱۰ بروز اتوار بوقت نو بجے صبح کوٹھی ..... کیمبرج روڈ (نزد اپیریل سینما) ملتان چھاؤنی۔ جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کا ایک ضروری اجلاس منعقد ہوگا۔ جملہ صدر صاحبان ضلع ملتان کی شمولیت ضروری ہے۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان)

درخواست دعا

میرے ابا جان سید منیر احمد صاحب خلیل ابن سید علی احمد صاحب مرحوم) بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انکی پریشانیاں دور فرمائے۔ نیز احباب میری دادی صاحبہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں (شاہد بن منیر ربوہ)

انصار اللہ کی تنظیم اور اس کی برکات

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ کے راستہ میں قربانیوں کرنا مومن کے لئے اعزاز ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسے اپنے انعامات کا وارث بناتا ہے ..... مومن کی علامت تو یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ ہر وقت قربانی کے مواقع کی تلاش میں رہتا ہے جیسے چڑیاں دانہ کی تلاش میں رہتی ہیں اسی طرح مومن قربانی کے راستوں کی تلاش میں رہتا ہے ...... اور جب وہ مرتا ہے تو یہ کہتے ہوئے مرتا ہے کہ کاش مجھے فلاں قربانی کا موقع بھی مل جاتا"

انصار اللہ کی تنظیم کو "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کی ترقی اور دائمی سربلندی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے ایسے تمام احباب کرام جن کی عمر چالیس سال یا اس سے زیادہ ہو تو انہیں چاہئیے کہ وہ اپنے ہاں مجالس انصار اللہ قائم فرمائیں اور مجلس کے تربیتی اور اصلاحی پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے انصار اللہ کی مالی تحریکات میں بشرح صدر سے حصہ لیں اور اس تنظیم کو کامیاب اور کامران بنانے کی سعی فرمائیں تا کہ نہ صرف وہ خود بلکہ ان کی اولادیں بھی اسلام اور احمدیت کا بہترین نمونہ پیش کر کے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۸۔۲۹۔۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو منعقد ہوگا

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی گیارھویں کامیاب سالانہ کانفرنس

جماعت ہائے انڈونیشیا کی سالانہ رپورٹ۔ تبلیغی جلسہ

(قسط ۲)

(از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

جماعت ہائے انڈونیشیا کی سالانہ رپورٹ

اشاعت و تصنیف وغیرہ اس سال بھی جماعتیں اپنے طور پر تبلیغی پمفلٹ وغیرہ حسب ضرورت اور حسب استطاعت طبع کروا کر یا سٹینسل کروا کر تقسیم کرواتی رہیں اسی طرح سلسلہ کا ماہوار آرگن یعنی

بھی مشکلات کے باوجود شائع ہوتا رہا۔

اس سال مخالفین کے جواب میں دو مضامین لکھے گئے۔

جاکرتا کے ایک روزانہ اخبار میں انڈونیشیا میں مصر کے سفیر (فہمی) عمر دمی صاحب کی طرف ایک بیان منسوب کیا گیا۔ جس میں جماعت کی مخالفت کا اظہار ہوتا تھا۔ جماعت نے مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی قیادت میں ایک وفد کی صورت میں سفیر صاحب سے متعدد بار ملاقات کی۔ آپ نے اس بیان کی تردید کی اور اس تردید کو قلمبند کر دیا۔ بعد میں یہ تردید اخبارات میں اشاعت کے لئے بھجوائی گئی۔

اس سال جماعتوں نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے صدقات بھی دیئے اور نفلی روزے بھی رکھے۔ اجتماعی نماز تہجد بھی ادا کی جاتی رہی۔

رپورٹ پیش کئے جانے کے بعد مکرم جناب رادِن ہدایت صاحب نے احباب کو رپورٹ پر تبصرہ کرنے کا موقعہ دیا۔ اکثر جماعتوں نے رپورٹ پر اور جماعت کے کام پر تسلی اور خوشی کا اظہار کیا۔ بعض نے تجاویز بھی پیش کیں۔

اس کے بعد لجنہ اماء اللہ۔ ناصرات احمدیہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ نے باری باری اپنے اجلاسوں کی رپورٹ پیش کی۔ اس اجلاس کی کارروائی ۱۱ بجے بعد از دعا ختم ہوئی۔ چونکہ اجلاس کی کارروائی وقت سے کچھ قبل ختم ہو گئی اس لئے بقیہ وقت احباب نے لجنہ اور ناصرات کی طرف سے منعقدہ نمائش دیکھنے میں صرف کیا۔ اس میں مختلف جگہ کی لجنات کے دستکاری کے نمونہ جات جماعتوں کی تصاویر اور کتب کی نمائش کی گئی۔

دوسرے روز کا دوسرا اجلاس اس روز کا دوسرا اجلاس ۲ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مکرم جناب رادِن ہدایت صاحب کے صدارتی ریمارکس کے بعد جناب شریف صاحب نے جماعتوں کی اقتصادی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کیں۔ شام کو چھ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرے روز کا تیسرا اجلاس نمازوں اور طعام وغیرہ کے بعد اس روز کا تیسرا اجلاس ۸ بجے شب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ یہ اجلاس محض تربیتی و علمی نوعیت کا تھا۔ یعنی اس میں بعض تربیتی امور پر بعض مبلغین نے تقاریر کیں۔

سب سے پہلے مکرم جناب محمد ایوب صاحب نے "اولاد کی تربیت کے متعلق احباب کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد خاکسار نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے شمار کارناموں کو تین خطوط میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یعنی ذہنی انقلاب روحانی انقلاب اور عملی انقلاب۔ لوگوں کے اذہان میں اسلام کے متعلق جو تذبذب تھا۔ آپ نے اسے زبردست دلائل کے ذریعہ دور کیا۔ روحانی انقلاب اس طرح کہ آپ نے اسلام کو ایک زندہ دین ثابت کیا۔ جو ہر زمانہ میں اپنی زندگی کے ثبوت مہیا کرتا ہے۔ حضورؑ کا وجود خود اس امر کا زبردست ثبوت تھا۔ ان دو انقلابوں کے نتیجہ میں ایک ایسی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ جو دین کی خاطر قربانی کر رہی ہے۔

آخر میں خاکسار نے نوجوانوں کو وقفِ زندگی کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم جناب مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے "خلافت اسلامی" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے خلیفہ کے لفظ کی لغوی اور شرعی تشریح کی۔ اور خلافت کی اقسام بیان کیں اور وضاحت سے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آپ کی تقریر بڑی دلچسپی کے ساتھ سُنی گئی۔

اس کے بعد مکرم جناب یحییٰ پونتو صاحب نے SLIDES کے ذریعہ جلسہ سالانہ ربوہ اور ربوہ کے دوسرے نظارے دکھائے انڈونیشیا کی جماعت کے لئے یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ انہوں نے اپنے پیارے امام کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کئی ایک احمدی احباب سے سنا۔ کہ اس کانفرنس کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنے پیارے امام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور دوسرے بزرگان کو دیکھا وہ لوگ جو کہ اپنے دلوں میں حسرتیں لئے بیٹھے ہیں۔ کہ کاش کوئی ایسا موقعہ پیدا ہو کہ وہ اپنے امام سے ملاقات کر سکیں۔ ان کے لئے گھر بیٹھے ہی ایک قسم کی ملاقات کا سامان پیدا ہو جانا۔ ان کے لئے عید کی خوشی سے کم نہ تھا۔

مکرم جناب یحییٰ صاحب نے slides دکھانے سے قبل اپنے قبول احمدیت، بعد میں کنہ میں تعلیم وغیرہ کے واقعات دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے۔

ازاں بعد مکرم جناب مولوی امام الدین صاحب نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے بعض واقعات کو مؤثر رنگ میں بیان کیا جو مزید ازدیادِ ایمان اور خشوع کا موجب بنے۔ یہ تقریب رات کے گیارہ بجے ختم ہوئی۔

تیسرے روز پہلا اجلاس تبلیغی جلسہ حسب دستور اس دفعہ بھی تبلیغی جلسہ ایک کرایہ کے ہال میں منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ صبح ½۸ بجے تلاوت قرآن کریم اور مختصر صدارتی ریمارکس کے بعد شروع ہوا صدارت کے فرائض مکرم جناب شکری برمادی صاحب نے ادا کئے۔ سب سے پہلے تقریر مکرم جناب مولوی محمد زہدی صاحب نے "اسلام میں عورت کی حیثیت" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر کی۔ چوتھی تقریر مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ نے "اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں جماعت احمدیہ کا حصہ" کے موضوع پر کی۔

ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور کئی دوستوں کو باہر کھڑا رہنا پڑا۔ غیر از جماعت حاضرین میں بعض معزز طبقہ کے لوگ بھی شامل ہوئے۔ یہ جلسہ ۴ گھنٹے تک جاری رہا۔ اور حاضرین دلجمعی اور اطمینان سے تقاریر سنتے رہے۔

مولوی زہدی صاحب نے تاریخ اسلام سے عورتوں کی قربانی اور ایثار کے واقعات بیان کئے۔ مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب نے دلائل ہستی باری تعالیٰ کے علاوہ صفات الٰہی کے مضمون پر زور دیا۔ اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی بعض زبردست صفات انبیاء کے ذریعہ ظاہر ہو کر اللہ تعالیٰ کی ذات کا زندہ ثبوت بن جاتی ہیں۔

مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب مبلغ باندونگ نے اسلام میں عدل کے مفہوم کو علمی رنگ میں بیان کیا آپ نے عدل کے متعلق متفرق نظریات۔ بڑے بڑے مفکروں کی آرا وغیرہ کا۔ اسلام کی تعلیم سے مقابلہ کیا اور کہا کہ اسلام میں عدل اور سوشل جسٹس کا جو مفہوم ہے وہ تمام دوسرے مفہوموں سے اعلیٰ اور کامل ہے۔

مکرم جناب مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے اسلام کی تعلیم کی بعض نمایاں خوبیوں کو بیان کر کے دوسرے مذاہب کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا آپ ہالینڈ میں کئی سال مبلغ اسلام کے فرائض ادا کر چکے ہیں۔ مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب نے اس امر کو واضح کیا۔ کہ اس زمانہ میں تبلیغ اسلام کا کام صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ادا کر رہی ہے۔

تیسرے روز کا دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر اور طعام کے بعد ساڑھے تین بجے نارمل سکول کی عمارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مالی سال ۱۹۶۰ء کے لئے بجٹ پیش کی گئی جناب رئیس التبلیغ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت میں قربانی کی جو روح پھونکی گئی ہے۔ اس کو واضح کیا۔ اور بتایا کہ دوسری اسلامی جماعتوں میں اس قسم کی قربانی کی مثال نہیں ملتی۔ اس کے بعد جناب رادِن ہدایت صاحب نے تقریر کی اور بتایا کہ چندہ کی مقدار تخمینہ سے کم رہنے کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں (مثلاً جماعتوں کو صحیح معلومات مہیا نہ کرنا وغیرہ) ان میں سے ایک یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ ایک واحد شخص یعنی سیکرٹری مال مسئلہ کے سارے پہلوؤں پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بہتر یہ ہے۔ کہ اس سال بجٹ کی تشخیص کا کام ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ جو جلد سے جلد جماعتوں کو اپنے فیصلہ سے مطلع کرے۔ سیکرٹری مال اور محاسب اس سب کمیٹی کے لازمی ممبر ہوں دوسرے ممبر بھی جماعت کی آراء سے چنے جا سکتے ہیں۔ اس تجویز پر کافی موافق و مخالف بحث کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ تجویز کو منظور کیا جائے۔ اور مذکورہ بالا دو ممبران کے علاوہ جاکرتا، ربون اور بوگور کی جماعتوں کا ایک ایک نمائندہ بھی اس سب کمیٹی کا ممبر ہو۔

دوسرا امر آئندہ ہونے والی کانفرنس کیلئے جگہ کی تعیین سے متعلق تھا۔ اس دفعہ تین مقامات کا نام آئندہ کانفرنس کیلئے پیش کیا گیا۔ یعنی پورووکرتو (وسطی جاوا) LAHAT لاحت جنوبی سماٹرا اور جاکرتا مختلف دوستوں کی رائے سننے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ جہد بیڑاں ان مرکزیہ کے دو ممبر

(باقی صفحہ ۶ پر)

وصایا شرعی اور قانونی پہلو سے مکمل ہونی چاہئیں

نئی وصایا جو تحریر ہو کر دفتر میں موصول ہو رہی ہیں اُن میں سے اکثر ان مسودات میں سے کسی ایک کے بھی مطابق نہیں ہوتیں۔ جو اخبار الفضل مجریہ ۲۱؍ جولائی ۱۲؍ اگست ۱۹۶۰ء میں نیز رسالہ الوصیت (شائع کردہ نظارت بہشتی مقبرہ جولائی ۱۹۶۰ء) کے آخر میں (صفحات ل۔م۔ن پر) بطور نمونہ شائع کردئے گئے ہیں۔ اس لئے ایسی غلط اور نامکمل وصایا کو نہ تو اخبار میں شائع کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کی منظوری یا کسی اور کارروائی کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ جب تک کہ ان وصایا کا مضمون لفظاً اور معناً مذکورۃ الصدر مسودات میں سے کسی ایک کے مطابق نہ ہو جائے۔ جو موصی کے مناسب حال ہو۔

پس وصیت کرنے والے اور وصیت لکھنے والے احباب کی خدمت میں درخواست اور تاکید ہے کہ وہ وصیت لکھتے یا لکھواتے وقت رسالہ الوصیت (شائع کردہ نظارت بہشتی مقبرہ جولائی ۱۹۶۰ء کے آخری صفحات ل۔م۔ن) کو بغور پڑھ لیا کریں اور اگر یہ رسالہ نہ ملے تو اخبار الفضل مجریہ ۲۱؍ جولائی ۱۲؍ اگست ۱۹۶۰ء پر درج شدہ مسودات کو دیکھ لیا کریں۔ اور جو مسودہ موصی کے مناسب حال ہو اس مسودہ کو وصیت کے لکھتے میں مدنظر رکھیں اور حتی الامکان اس کا لفظاً اور معناً تتبع کریں خواہ وصیت مرد کی ہو یا عورت کی۔ تاکہ شرعی اور قانونی دونوں لحاظ سے وصیت مکمل ہو جائے۔ ورنہ دفتر مجبور ہو گا کہ وصیت بغیر کسی کارروائی کے واپس کردے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

ذیل میں ان مخلصین کی چودھویں فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

۹۷)	مکرم الحاج ٹھیکیدار محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر منجانب والدہ مرحومہ	۱۵۰/-/-
۹۸)	حکیم عبدالرزاق صاحب و حکیم ظفرالدین صاحب شیخوپورہ شہر منجانب والد مرحوم حکیم محمد عبدالجلیل صاحب	۱۵۰/-/-
۹۹)	چوہدری نذیر احمد صاحب محمد سلیم صاحب چک ۳۳ جنوبی سرگودھا منجانب والد مرحوم چوہدری شیر محمد صاحب	۱۵۰/-/-
۱۰۰)	مکرم ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب پاکپتن منجانب والدہ مرحومہ ام رقیہ صاحبہ	۱۵۰/-/-
۱۰۱)	مکرم محمد سعید صاحب ڈھاکہ از والد صاحب مرحوم احمد جان	۱۵۰/-/-

(وکیل المال تحریک جدید)

کوئٹہ میں "احمدیہ کالجیٹ ایسوسی ایشن" کا قیام

مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۰ء بروز اتوار صبح نو بجے مقامی گورنمنٹ کالج کے احمدی طلباء کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ (مکرم سعید احمد خانصاحب) منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی۔ جو مکرم منیر احمد صاحب طاہر نے فرمائی اس کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب ہمایوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔ کالج کے طلباء آزاد ماحول میں رہ کر اپنے آپ کو پورے طور پر دین سے وابستہ نہیں رکھ پاتے۔ اس ایسوسی ایشن کا قیام اسی لئے عمل میں لایا جا رہا ہے۔ تاکہ کالج کے احمدی طلباء دین سے اپنا رابطہ قائم رکھیں۔

اس کے بعد آپ نے چند ایک قوانین سنائے۔ جو ایسوسی ایشن کے عہدہ داروں کے انتخاب سے متعلق تھے۔ کثرت رائے سے عہدیدار منتخب کئے گئے۔

صدر:	محمد اسلم صاحب جاوید	تھرڈ ایر (آرٹس)
سیکرٹری:	خان مجیب الحق خاں	سیکنڈ ایر (میڈیکل)
خزانچی:	ناصر احمد صاحب ہمایوں	سیکنڈ ایر (آرٹس)

عہدہ داروں کے انتخاب کے بعد دعا ہوئی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار مجیب الحق خان) سیکرٹری احمدیہ کالجیٹ ایسوسی ایشن کوئٹہ)

تعلیم الاسلام کالج یونین

انتخاب عہدیداران برائے سال ۱۹۶۰-۶۱ء

تعلیم الاسلام یونین کے عہدیداران کا انتخاب برائے سال ۱۹۶۰-۶۱ء مورخہ ۲۲؍ ستمبر بروز جمعرات کالج ہال میں زیر صدارت پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب ایم۔ایس سی پی ایچ ڈی (لنڈن)، صدر کالج یونین منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:۔

۱۔	وائس پریذیڈنٹ	نعیم احمد طاہر	(سال چہارم)
۲۔	سیکرٹری	مامون احمد	(سال سوم)
۳۔	جائنٹ سیکرٹری	انیس محمود	(سال دوم)
۴۔	اسسٹنٹ سیکرٹری	مبشر احمد	(سال اول)

نمائندگان

۱۔	رانا وحید ظفر	(سال چہارم)
۲۔	شمس الحسن صفدر	(سال سوم)
۳۔	محمود احمد بھٹہ	(سال دوم)
۴۔	منصور احمد عمر	(سال اول)

(شیخ مامون احمد، سیکرٹری ٹی۔آئی کالج یونین)

ولادت

مکرم چوہدری ناظر علی خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۶ کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور نے اپنے برادر خورد چوہدری محمد علی خانصاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے ہاں لڑکے کی پیدائش کی خوشی میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے مبلغ -/۱۰ روپیہ بطور شکرانہ بھجوائے ہیں۔ قارئین الفضل دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر کے ساتھ اسلام اور احمدیت کا خادم اور اپنے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلانات

۱۔ ڈرافٹس مین سول انجنیئرنگ و اسٹیٹ میٹرس اسامیاں ڈرافٹس مین سول انجنیئرنگ ۵۰۔ اسٹیٹ میٹرس ۲۵۔ برائے ہیڈ کوارٹرس آفس۔ تنخواہ ۱۲۵-۱۱-۲۲۵۔ الاونس علاوہ۔ شرائط:۔ ڈرافٹس مین سرٹیفکیٹ یا ہائر سرٹیفکیٹ یافتہ، عمر ۹-۳۰ کو ۱۸ تا ۳۰۔ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں بنام ڈپٹی جنرل مینجر ہیڈ کوارٹرز آفس این ڈبلیو آر لاہور ۹-۳۰ تک (پ۔ٹ ۹-۲۳)

۲۔ داخلہ پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا یہ سکول یو کے پبلک سکولز کی لائن پر میٹرک، سینئر کیمبرج و ہائر سکنڈری امتحان تک تیار کرتا ہے۔ جس کے بعد لازماً لڑکے کو پی اے ایف جی ڈی پائلٹ برانچ یا ٹیکنیکل برانچ میں جانا ہوتا ہے۔ شرائط:۔ ۹-۲۳ کو عمر ۱۲½ تک۔ چھٹی پاس یا بہتر سٹینڈرڈ انگلش سکول۔ تحریری امتحان دو پیپر۔ انگلش و حساب بتاریخ ۱۱-۲۳۔ مراکز امتحان:۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ پشاور لاہور کینٹ پی اے ایف سٹیشن۔ سرگودہ پبلک سکول۔ کوئٹہ گورنمنٹ کالج۔ انٹرویو۔ میڈیکل ٹسٹ، آخری انتخاب ایئر ہیڈ کوارٹرس میں۔ تین ہزار ماہوار سے کم آمد والے لڑکے سے فیس نہ لی جائے۔ اس سے اوپر آمد والوں سے درجہ بدرجہ ۱۵/- تا ۱۰۰/- روپے ماہوار۔ دوران ٹریننگ راشن۔ وردی۔ رہائش۔ کتب۔ طبی امداد سب مفت۔

فارم درخواست نزدیک ترین پی اے ایف دفتر بھرتی سے حاصل ہو۔ اور پُر کر کے وہیں بصیغہ رجسٹری واپس ہو۔ درخواست کی آخری تاریخ ۱۵-۱۰ (پ۔ٹ ۹-۲۳) (ناظر تعلیم)

درخواستہائے دعا

(۱) چک ۲۲۶ T.D.A کے ایک احمدی دوست مکرم محمد ابراہیم صاحب ایک کیس میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (محمد یوسف صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۳ T.D.A ضلع مظفر گڑھ)

(۲) میرے خالو محترم قریشی عبداللطیف صاحب آف کراچی کا دوسرا اپریشن ہونے والا ہے بزرگان سلسلہ سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری والدہ محترمہ اہلیہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان (ڈاکٹر ظفر) ذیابیطس کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے (محمد شریف ابو حنیفی بی۔ایس سی (فائنل) اسلامیہ کالج لائلپور)

اکتوبر ۱۹۶۰ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے!

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار الفضل ماہ اکتوبر ۶۰ء میں ختم ہو رہی ہے۔ اور حسب سابق ان کو وی۔ پی کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصولی فرما کر ممنون فرمائیں۔

درج شدہ تاریخ اصل مدت سے دس دن قبل کی ہے۔ وہ احباب جماعت جن کے ارشاد پر ان کو وی۔ پی نہیں کئے جاتے ان سے درخواست ہے کہ وہ بھی بذریعہ منی آرڈر اپنا چندہ اخبار جلد از جلد ارسال فرما دیں تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔ (مینیجر الفضل)

فہرست خریداران

خریداری نمبر	نام خریدار	تاریخ
۴۲۳	میاں محمد صادق صاحب	۱/۱۰/۶۰
۴۶۳	حکیم محمد نذیر صاحب	،،
۹۱۵	ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب	،،
۲۲۹۲	غلام سرور خان صاحب درانی	،،
۱۸۹۲	سید غلام احمد صاحب شاد	،،
۲۸۲۸	چوہدری محمد شفیع صاحب چٹھہ	،،
۳۱۱۰	راجہ محمد نواز صاحب	،،
۳۲۸۰	مبشر احمد صاحب تنویر	،،
۳۴۲۰	چوہدری رشید احمد صاحب	،،
۳۴۹۸	قاضی رشید احمد صاحب	۲/۱۰/۶۰
۹۱۸	بیگم اے۔ اے خان صاحب	،،
۱۰۱۷	احمد علی صاحب	۳/۱۰/۶۰
۵۵۰	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	،،
۳۲۵	چوہدری رحمت خان صاحب	،،
۲۸۳۱	چوہدری صوبہ خان صاحب	،،
۳۲۸۸	چوہدری غلام رسول صاحب باجوہ	،،
۳۲۹۱	میسرز کوہ نور جنرل سٹور	،،
۳۲۸۹	محمد عقیل صاحب	۴/۱۰/۶۰
۳۰۹۲	نائیک محمد صدیق صاحب	،،
۸۴	سلیم برادرز نوشہرہ	،،
۴۱۴	احمدیہ لائبریری دھوریہ	۵/۱۰/۶۰
۲۹۴	فقیر محمد خان صاحب	،،
۱۹۰	رشید احمد صاحب نذیر	،،
۲۸۳۹	فضل برادرز خان پور	،،
۲۱۰۶	ایس۔ ایم خورشید صاحب	،،
۳۳۱۱	رانا چراغ دین صاحب	۶/۱۰/۶۰
۳۴۹۷	سید محمد علی شاہ صاحب	،،
۳۰۱۶	ظفر اقبال صاحب	،،
۳۳۳۰	جان محمد صاحب	،،
۲۷۰۳	پیر محمد یوسف صاحب	،،
۲۷۰۴	محمد منظور احمد خان صاحب ایاز	۷/۱۰/۶۰
۲۲۹۴	محمد یوسف صاحب	،،
۲۴۶۵	ملک بشارت احمد صاحب	،،
۳۲۹۵	عبدالقدیر صاحب شاہد	،،
۳۴۸۰	کلیم اللہ صاحب	،،
۳۲۹۰	ملک غلام محمد صاحب	۸/۱۰/۶۰
۳۴۲۵	بشیر احمد صاحب	،،
۱۸۲۷	گروپ کیپٹن اے یحییٰ صاحب	،،
۱۲۵۷	محمد معصوم صاحب	،،
۵۱۴	حاجی خدا بخش صاحب	۹/۱۰/۶۰
۵۸۱	چوہدری غلام نبی صاحب	،،
۲۸۴۰	چوہدری سردار خان صاحب	،،
۳۳۰۰	چوہدری عطا محمد صاحب	۱۰/۱۰/۶۰
۲۷۲۳	ہدایت اللہ صاحب بنگوی	،،
۲۳۹۹	میجر منیر احمد صاحب خالد	،،
۷۳	مسٹر اے۔ اے ملک صاحب	،،
۱۱۲۱	غلام مصطفیٰ صاحب	،،
۲۰۷	چوہدری اللہ بخش صاحب	۱۱/۱۰/۶۰
۳۳۰۴	رشید احمد صاحب سلیم	،،
۲۹۳۲	چوہدری غلام سرور خان صاحب	۱۲/۱۰/۶۰
۱۹۶۶	عبدالرحمان صاحب	،،
۴۲۴	چوہدری محمد اسحٰق صاحب	،،
۳۱۲۷	بشیر الدین صاحب کمالی	۱۳/۱۰/۶۰
۳۴۷۹	نورالدین صاحب	،،
۲۵۴۷	ملک سعید احمد خان صاحب	۱۴/۱۰/۶۰
۲۱۰۲	چوہدری حیات محمد صاحب	،،
۳۲۹۳	حوالدار غلام احمد صاحب	،،
۲۸۴۴	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	۱۵/۱۰/۶۰
۲۸۴۶	میجر سید محمود احمد شاہ صاحب	،،
۲۸۴۷	چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ	،،
۲۸۰۰	سید احمد زمان شاہ صاحب	،،
۲۹۹۹	فیروز خان صاحب	،،
۳۰۰۰	رسالدار غلام محمد صاحب	،،

(باقی)

چار گھنٹے اکیس منٹ کی تقریر

اقوام متحدہ ۲۸ ستمبر۔ کیوبا کے وزیر اعظم فیڈل کاسترو نے جنرل اسمبلی کے پیر کے اجلاس میں چار گھنٹے اکیس منٹ تک تقریر کی۔

جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں ان کی یہ تقریر ایک ریکارڈ کی حیثیت رکھتی ہے فیڈل کاسترو نے ساری کی ساری تقریر کسی قسم کی تحریری یادداشت کے بغیر کی۔

اس سے پہلے جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں مسٹر خروشچیف نے جمعہ کے روز دو گھنٹے بیس منٹ تک تقریر کی تھی۔ فیڈل کاسترو کی تقریر کی طوالت کی وجہ سے جنرل اسمبلی کے پیر کے ایجنڈا سے چین کی نمائندگی کے سوال کو خارج کر دینا پڑا۔

بھارت کو سوئی گیس مہیا کرنے کی بات چیت اسی ہفتے شروع ہوگی

بھارتی وزیر معدنیات دہلی میں پاکستانی ہائی کمشنر سے ملیں گے

نئی دہلی ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان سے سوئی گیس کی خریداری کے لئے پاکستان اور بھارت کی مجوزہ بات چیت کے سلسلہ میں معدنیات اور تیل کے بھارتی وزیر مسٹر کے۔ ڈی۔ مالویہ اسی ہفتے پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اے کے بروہی سے ملاقات کریں گے۔

توقع ہے کہ دونوں ملکوں کی بات چیت عنقریب شروع ہوگی جس میں ایندھن، بجلی اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ دہلی کی بات چیت کے بعد مسٹر مالویہ غالباً پاکستان جا کر بات چیت کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

بعض حکام نے بتایا ہے سوئی گیس دوسرے مقاصد کے علاوہ دہلی میں بجلی تیار کرنے کے لئے بھی استعمال کی جائے گی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سوئی گیس سے جو بجلی تیار ہوگی وہ اس بجلی کے مقابلہ میں ارزاں ہوگی جو بہار اور مغربی بنگال سے کوئلہ منگا کر تیار کی جاتی ہے اس کے علاوہ راجستھان گجرات اور مشرقی پنجاب بھی جو مغربی پاکستان سے متصل ہیں سوئی گیس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

خیال کیا جاتا ہے کہ بھارت بڑی مقدار میں سوئی گیس خریدنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ بشرطیکہ اس کی قیمت معقول ہو۔ بھارتی حلقوں کا خیال ہے کہ مستقبل میں بھارت کی صنعتی ترقی کی رفتار اتنی تیز ہوگی کہ اگر وہ بمبئی اور راجستھان کے گیس کے ذخائر سے فائدہ اٹھائے تب بھی سوئی گیس کا استعمال اس کے لئے مفید ہوگا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بھارت اپنی سرزمین میں پائپ لائن خود بچھانے پر خود تیار ہو جائے گا۔ اور اس کے لئے رورکیلا کے کارخانے میں ضروری سامان تیار کیا جائے گا۔ اس طرح گیس کے اخراجات کم ہو جائیں گے۔

سوئی گیس کی فروخت سے پاکستان زیادہ زرمبادلہ کمانے لگے گا اور اس کا امکان بھی ہے کہ بھارت کوئلے کے نئے ذخائر کی دریافت کے پیش نظر اپنا کوئلہ زیادہ مقدار میں پاکستان بھیج سکے گا۔

جلال بایار نے خودکشی کی کوشش کی

انقرہ ۲۸ ستمبر۔ ترکیہ کی فوجی حکومت کے ایک ترجمان کے بیان کے مطابق سابق صدر جلال بایار نے بحیرہ مارمورا میں واقع جزیرے میں جہاں وہ ان دنوں قید ہیں۔ خودکشی کرنے کی کوشش کی۔ اطلاع ملی ہے کہ سابق صدر نے اپنے غسل خانہ میں اپنے آپ کو گلے میں چمڑے کی پیٹی ڈال کر ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ پہرے دار کو کچھ شک گزرا اس نے دروازہ کھول کر دیکھا کہ سابق صدر زمین پر بے ہوش پڑے ہیں۔ پہرے دار نے متعلقہ حکام کو اطلاع کر دی۔ بعد میں ڈاکٹروں نے سابق صدر کا علاج کر دیا۔ اور اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔

اقوام متحدہ کیلئے گھانا کا تحفہ

اقوام متحدہ ۲۸ ستمبر۔ گھانا کے صدر مسٹر نکرومہ نے اقوام متحدہ کے لئے افریقہ کے بنے ہوئے سلک کے پردے بطور تحفہ دیئے ہیں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ نے کہا ہے کہ یہ پردے اقوام متحدہ کے بڑے اسمبلی ہال کی لابی میں لٹکائے جائیں گے۔ یہ تحفہ اس امر کا ثبوت ہے کہ گھانا اقوام متحدہ کا حامی ہے اور اس میں دلچسپی لیتا ہے

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر الفضل)

چنیوٹ میں ہسپتال کی تعمیر

لائل پور ۲۸ ستمبر چنیوٹ ضلع جھنگ میں پندرہ لاکھ روپے کے خرچ سے ایک ہسپتال قائم کیا جائے گا جو تمام ضروری ساز و سامان سے لیس ہوگا۔ یہ رقم ایک انسان دوست (فضل ٹیکسٹائل ملز حیدر آباد کے مالک مرحوم شیخ فضل الٰہی نے دی تھی جن کا دو ماہ قبل انتقال ہوا ہے۔

ڈپٹی کمشنر جھنگ کی صدارت میں کل چنیوٹ میں ایک اجلاس ہوا جس میں ہسپتال چلانے کے لئے ضروری تفصیلات پر غور و خوض کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ ہسپتال کی عمارت کی تعمیر کا کام پہلے ہی شروع ہے۔

کانگو میں فوجی انقلاب برپا کرنے کی دھمکی

لیوپولڈ ول ۲۸ ستمبر۔ کانگو کے موجودہ مرد آہن کرنل موبوتو نے دھمکی دی ہے کہ اقوام متحدہ نے کانگو کے داخلی معاملات میں مداخلت کا سلسلہ بند نہ کیا تو وہ ملک میں فوجی انقلاب برپا کر دیں گے یہ دھمکی انہوں نے اس بناء پر دی ہے کہ کانگو کے وزیر اعظم مسٹر لوممبا نے اقوام متحدہ کی فوجوں کی حفاظت میں لیوپولڈ ول کے افریقی حلقوں کا دورہ کیا تھا اس کے علاوہ کل صبح سرکاری دفاتر کے سامنے مسٹر لوممبا کی حمایت میں مظاہرے بھی ہوئے تھے۔ کرنل موبوتو نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے موجودہ طرز عمل کے پیش نظر میں نے سخت رویہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ضرورت ہوئی تو میں فوجی انقلاب برپا کر دوں گا۔

تعزیتی قرار دادیں

(۱) الجمعیۃ العلمیہ کا یہ اجلاس مولانا جلال الدین صاحب شمس کی والدہ ماجدہ کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ ہم ان کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(۲) الجمعیۃ العلمیہ کا یہ اجلاس حکیم مولوی خورشید احمد صاحب شاد مولوی فاضل کی اہلیہ محترمہ کی وفات حسرت آیات پر بھی دلی افسوس و غم کا اظہار کرتا ہے۔

آپ ایک طویل عرصہ سے "مصباح" کو نہایت احسن طور پر چلا رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا ہو۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہو۔ آمین۔

(ممبران الجمعیۃ العلمیہ ملحقہ جامعۃ الاحمدیہ۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ چک منگلہ ضلع سرگودھا کا سالانہ جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال جماعت احمدیہ چک منگلہ کا چوتھا سالانہ تربیتی جلسہ ۸۔۹ اکتوبر بروز ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ مرکز سے علماء سلسلہ کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض افراد بھی شرکت فرما رہے ہیں۔ جلسہ ۸ اکتوبر کو ظہر کی نماز کے بعد شروع ہو کر ۹ اکتوبر کی شام تک رہے گا۔ کھانے کا انتظام جماعت کے ذمہ ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر وغیرہ احباب خود ساتھ لائیں۔ ہنڈیوالی سے سوبھاگا ریلوے سٹیشن کے لئے دو گاڑیاں ہیں ایک تقریباً بارہ بجے دوپہر اور دوسری تقریباً آٹھ بجے شام مل سکیں گی۔ سوبھاگا ریلوے اسٹیشن ہنڈیوالی جھنگ لائن پر ہے۔ اور چک منگلہ سوبھاگا سے تقریباً ۲ میل دور ہے جلسہ میں شرکت فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک منگلہ ضلع سرگودھا)

ڈسٹرکٹ ورکنگ جرنلسٹ ایسوسی ایشن سیالکوٹ کا انتخاب

سیالکوٹ ۲۵ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ ورکنگ جرنلسٹ ایسوسی ایشن سیالکوٹ کا سالانہ اجلاس زیر صدارت مولوی ظہور الحسن منعقد ہوا جس میں ضلع کے جملہ نامہ نگاران نے شرکت کی۔ ایسوسی ایشن کے آئین کی باضابطہ منظوری کے بعد ہر ممبر نے ملک و قوم کی پرخلوص خدمت کا عہد اٹھایا۔ جس کے بعد مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا

صدر:۔ مولوی ظہور الحسن

نائب صدر:۔ سید طاہر حسین نقوی۔ محمد ایوب خاں۔

جنرل سیکرٹری:۔ مرزا محمد امین۔

پراپیگنڈا سیکرٹری:۔ چوہدری محمد دین

(نامہ نگار)

جناب منظور قادر کا بیان

(بقیہ صفحہ اول)

لشکر درہ ناور میں جمع ہو چکا ہے افغانستان کی اصطلاح میں لشکر اس فوج کو کہتے ہیں جسے جنگ کی حالت میں بھرتی کر لیا جاتا ہے۔ لشکر کے لئے فوجی وردی فراہم نہیں کی جاتی بلکہ وہ قبائلی لباس میں ہی لڑا کرتا ہے۔

اطلاع ملی ہے کہ افغانوں کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ انہیں اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے ایک بڑی طاقت کی امداد حاصل ہو گئی ہے۔

مسٹر منظور قادر نے بتایا کہ افغان لشکر کا ایک حصہ ڈیورنڈ لائن کو عبور کر کے باجوڑ میں یعنی پاکستانی علاقہ میں گھس گیا تھا۔ لیکن پاکستان کے مہمند قبائل نے حملہ آوروں کو سخت جانی نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا۔ حملہ آوروں سے کچھ رائفلیں بھی چھین لی گئیں۔ وزیر خارجہ نے کہا حکومت پاکستان ہر طرح کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے اور وہ حملہ آور کو کیفر کردار تک پہنچانے کی طاقت رکھتی ہے۔

درخواست دعا

مکرمی محمد یحییٰ صاحب آف ایم موسیٰ اینڈ سنز لاہور کی بچی طاہرہ خانم اور میری بچی فہمیم روحی اپنڈکس کے اپریشن خراب ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔

(سید محمد سعید سلیم دار التجلید اردو بازار۔ لاہور)

ضروری اعلان

اخبار الفضل کے بعض ایجنٹ حضرات نے اس ماہ کے پورے بل ادا نہیں کئے۔ اور نہ بقایا کی ادائیگی کی طرف ہی کوئی توجہ دی ہے ایسے ایجنٹ صاحبان کو یکم اکتوبر سے اخبار نہیں بھجوایا جائیگا۔ اگر آپ کے شہر کے ایجنٹ صاحب یکم اکتوبر سے آپکو پرچہ تقسیم نہ کریں تو احباب یہ سمجھ لیں کہ ان کے ایجنٹ نے بار بار توجہ دلانے کے باوجود ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دی اور دفتر نے مجبوراً اخبار کی ترسیل روک دی ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴